74999 - دو مقام پر مقتدی سے سورۃ فاتحہ ساقط ہو جاتی ہے

سوال

میں مسجد میں آؤں اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو کیا امام کے ساتھ رکوع کرنے سے رکعت شمار ہو گی، حالانکہ میں نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی ؟
اور اگر میں رکوع سے قبل امام کے ساتھ ملوں اور کچھ دیر بعد امام رکوع میں چلا جائے لیکن میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکوں تو مجھے کیا کرنا ہو گا، کیا میں سورۃ فاتحہ ادھوڑی چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع کروں یا کہ سورۃ فاتحہ مکمل کر کے رکوع کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (10995) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ ہر نمازی کے حق میں چاہے امام ہو یا مقتدی یا منفرد جھری نماز ہو یا سری سورۃ فاتحہ کی قرآت رکن ہے.

اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے:

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (756).

دیکھیں: المجموع (3 / 283 - 285).

مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کی قرآت دو مقام پر ساقط ہو جاتی ہے:

اول: رکوع پانے کی حالت میں:

یہ مسئلہ اختلافی ہے:

امام کو رکوع کی حالت میں پانے کی صورت میں مقتدی امام کے ساتھ رکوع کرے، تو اس کی یہ رکعت شمار ہو گی، چاہے اس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی.

اس کی دلیل ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے تو وہ رکوع کی حالت میں تھے، چنانچہ ابو بکرہ صف میں داخل ہونے سے قبل ہی رکوع میں چلے گئے، اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی تیری حرص اور زیادہ کرے، آئندہ ایسا نہ کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (783).

وجہ دلالت:

اگر رکوع میں ملنے سے رکعت شمار نہ ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ رکعت قضاء کرنے کا کہتے جس میں قرآت نہیں کی گئی تھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول نہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ جو امام کے ساتھ رکوع میں مل گیا اس کی رکعت ہو گئی.

دیکھیں: السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (230).

دوسری جگہ جہاں سورۃ فاتحہ کی قرآت ساقط ہو جاتی ہے:

اگر مقتدی امام کے رکوع میں جانے سے کچھ دیر قبل نماز میں ملے اور سورۃ فاتحہ کی قرآت مکمل نہ کر سکے، تو وہ امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے اور سورۃ فاتحہ مکمل نہ کرے تو اس کی یہ رکعت شمار ہو گی.

شیرازی رحمہ اللہ " المھذب " میں رقمطراز ہیں:

اگر مقتدی قیام میں آ کر ملے اور اسے خدشہ ہو کہ اس کی قرآت رہ جائیگی تو وہ دعائے استفتاح نہ پڑھے، بلکہ سورۃ فاتحہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے، کیونکہ سورۃ فاتحہ فرض ہے اس لیے فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول نہیں ہوا جا سکتا.

اور اگر اس نے ابھی سورۃ فاتحہ کا کچھ حصہ پڑھا اور امام رکوع میں چلا جائے تو اس میں دو قول ہیں:

پہلا:

قرآت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے، کیونکہ امام کی پیروی اور متابعت کی تاکید زیادہ ہے؛ اسی لیے اگر وہ امام کو رکوع کی حالت میں پائے تو سورۃ فاتحہ کی فرض کردہ قرآت ساقط ہو جائیگی.

دوسرا:

اس كے ليے سورة فاتحہ پڑھنى لازم ہے؛ كيونكہ جب اس نے كچھ قرآت كر لى ہے تو اسے مكمل كرنا لازم ہے " انتہى

ديكھيں: المجموع (4 / 109).

(ليكن يہ ياد رہے كہ سورة فاتحہ كے بغير نماز نہيں ہوتى اور پھر يہ ركن بھى ہے اس ليے ضرور پڑھنا ہو گى)

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

اگر ميں ركوع سے كچھ دير قبل نماز ميں ملوں تو كيا سورة فاتحہ سے شروع كروں، يا كہ دعاء استفتاح (سبحانك اللہم و بحمدك الخ) پڑھوں ؟

اور اگر سورة فاتحہ مكمل ہونے سے قبل ہى امام ركوع ميں چلا جائے تو ميں كيا كروں ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" دعائے استفتاح (سبحانك اللہم و بحمدك الخ يا اللہم باعد بينى) پڑھنى سنت ہے، اور صحيح قول كے مطابق مقتدى كے ليے سورة فاتحہ پڑھنا فرض ہے، جب آپ كو يہ خدشہ ہو كہ آپ كى سورة فاتحہ رہ جائيگى تو آپ اس سے ابتدا كريں، اور جب امام ركوع كرے تو مكمل ہونے سے قبل اس كے ساتھ ركوع كر ليں، تو اس صورت ميں باقى ساقط ہو جائيگى، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" امام اتباع اور پيروى كے ليے بنايا گيا ہے، لہذا تم اس پر اختلاف نہ كرو، جب وہ تكبير كہے تو تم بھى تكبير كہو، اور جب وہ ركوع كے تم بھى ركوع كرو "

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز (11 / 243 - 244).

مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

جب نمازى جماعت ميں ملے اور امام مغرب كى نماز ميں سورة فاتحہ كے بعد كوئى دوسرى سورة پڑھا رہا ہو تو كيا مقتدى سورة فاتحہ كى قرآت كرے گا يا نہيں؛ اور جب امام قيام ميں ہو اور مقتدى نے ابھى صرف رب العالمين ايك آيت ہى پڑھى اور امام ركوع ميں چلا گيا تو كيا مقتدى ركوع كرے يا كہ سورة فاتحہ مكمل كرے ؟

كميٹى كا جواب تھا:

" نماز میں سورۃ فاتحہ کی قرآت کے عمومی دلائل کی بنا پر جھری یا سری نمازوں میں امام اور مقتدی منفرد شخص پر سورۃ فاتحہ کی قرآت کرنی فرض ہے، جو شخص جماعت کے ساتھ آکر تکبیر کہے تو اس کے لیے سورۃ فاتحہ کی قرآت فرض ہے، اور اگر سورۃ فاتحہ مکمل کرنے سے قبل امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے کیونکہ امام کی متابعت واجب ہے، اور اس کی یہ رکعت ہو جائیگی، جیسا کہ رکوع میں ملے اور مکمل رکوع کرے تو امام کے ساتھ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جاتی ہے.

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق سورۃ فاتحہ مکمل نہ کرسکنے کی عدم استطاعت کی بنا پر اس سے سورۃ فاتحہ ساقط ہو جائیگی، اس کی دلیل ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی صحیح بخاری میں مشہور حدیث ہے. انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 378).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك مقتدی تکبیر تحریمہ اور سورۃ فاتحہ کی قرآت کے بعد امام کے ساتھ ملا اور ابھی سورۃ فاتحہ شروع ہی کی تو امام رکوع میں چلا گیا، کیا مقتدی رکوع کرے، یا کہ سورۃ فاتحہ مکمل کرے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جب مقتدی امام کے رکوع میں جانے کے وقت نماز میں شامل ہو اور سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکے، اگر اس کی ایك آیت رہتی ہو تو وہ اسے مکمل کر سکتا ہو تو یہ بہتر ہے، مکمل کر کے امام کے ساتھ رکوع میں مل جائے، اور اگر زیادہ رہتی ہو کہ اگر وہ سورۃ فاتحہ پڑھنا شروع کر دے تو امام کے ساتھ رکوع میں نہیں مل سکے گا، تو وہ امام کے ساتھ رکوع کرے اور سورۃ فاتحہ کو مکمل نہ کرے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (15 / 106).

مزید دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 243 - 284).

واللہ اعلم .